پہاڑ شکل وصورت اور کام کے اعتبار سے بڑی میخیں

ارشاد ربانی ہے :"والجبال أوتاداً"(سورة النبأ آية ۷(

ترجمہ:اور کیا ہم نے بہاڑوں کو (زمین کی) میخین نہیں بنایا؟

) سورة النبا آیت ۷ (

سائنسی حقیقت:

پہاڑوں کے متعلق بہلے صرف اتنا علم تھا کہ سطح زمین سے بلند بہت ساری اونچی اونچی چٹانیں ہیں ۔ اور اس وقت تک یہی مشہور تھا جبکہ بیئر بوگر نے ۱۸۳۵ء میں اسکی طرف اشارہ کیا کہ انڈینز پہاڑوں کے سلسلے کی قوت جذب اتنے بڑے چٹانوں کے مجموعے سے متوقع قوت کے مقابلہ میں بہت کم ہے ۔ اور اس نے یہ تجویز پیش کی کہ بڑا بہاڑی سلسلہ انہیں پہاڑوں سے بنایا جائے تا کہ جاذبیت کی مقدار میں شذوذ کی تشریح مکمل ہو اور انیسویں صدی کے وسط میں جورج ایوریسٹ نے ہمالیہ پہاڑ میں دو مختلف جگھوں پر جاذبیت کےناپنے کے نتائج کے سلسلے میں شذوذ کی طرف اشارہ کیا ، اور ایوریسٹ بھی اس حقیقت کو واضح نہ کر سکا تو اس نے اسکا نام ھندوستانی معمہ رکھ دیا اور ۱۸۶۵ء میں جورج ابری نے یہ اعلان کیا کہ کرّہء ارض پرتمام پہاڑی سلسلے زمین کے نچلے چھلکےکے مادوں سے سمندر کے اوپرتیر رہے ہیں اور یہ موجودہ مادے پہاڑی مادوں کے مقابلے میں زیادہ کثیف ہیں ۔ اسی وجہ سے پہاڑوں کو اتنی ہیئت اور سیدھا پن برقرار رکھنے کیلئے ان زیادہ کثافت والے مادوں میں مل جانا ضروری ہے (سورة النبا آیت ۷ (

سائنسی حقیقت:

پہاڑوں کے متعلق بہلے صرف اتنا علم تھا کہ سطح زمین سے بلند بہت ساری اونچی اونچی چٹانیں ہیں ۔ اور اس وقت تک یہی مشہور تھا جبکہ بیئر بوگر نے ۱۸۳۵ء میں اسکی طرف اشارہ کیا کہ انڈینز پہاڑوں کے سلسلے کی قوت جذب اتنے بڑے چٹانوں کے مجموعے سے متوقع قوت کے مقابلہ میں بہت کم ہے ۔ اور اس نے یہ تجویز پیش کی کہ بڑا بہاڑی سلسلہ انہیں پہاڑوں سے بنایا جائے تا کہ جاذبیت کی مقدار میں شذوذ کی تشریح مکمل ہو اور انیسویں صدی کے وسط میں جورج ایوریسٹ نے ہمالیہ پہاڑ میں دو مختلف جگھوں پر جاذبیت کےناپنے کے نتائج کے سلسلے میں شذوذ کی طرف اشارہ کیا ، اور ایوریسٹ بھی اس حقیقت کو واضح نہ کر سکا تو اس نے اسکا نام ھندوستانی معمہ رکھ دیا اور ۱۸۶۵ء میں جورج ابری نے یہ اعلان کیا کہ کرّہء ارض پرتمام پہاڑی سلسلے زمین کے نچلے چھلکےکے مادوں سے سمندر کے اوپرتیر رہے ہیں اور یہ موجودہ مادے پہاڑی مادوں کے مقابلے میں زیادہ کثیف ہیں ۔ اسی وجہ سے پہاڑوں کو اتنی ہیئت اور سیدھا پن برقرار رکھنے کیلئے ان زیادہ کثافت والے مادوں میں مل جانا ضروری ہے۔

اسی طرح بتدریج جیولوجی علم نے یہ ثابت کردیا ہے کہ زمینی پرت ملے ہوئے قریبی ٹکڑوں سے عبارت ہے جن کو ہم الواح (تختیاں) یا ٹھرے ہوئے پٹرے کہہ سکتے ہیں اور بڑے پہاڑ معمولی چٹانوں کے مقابلے میں جو ان سے زیادہ کثیف ہوتی ہیں جو کسی سمندر پرختم ہوتے ہیں ۔ اور پہاڑوں کی بھی جڑیں ہوتی ہیں جو ختم ہونے میں اور ان تختیوں کے جمنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں تاکہ پہاڑ تل نہ سکے۔ وان انگلن (Van Anglin)نے اپنی تصنیف (Geomorphology) شائع شدہ ۱۹۴۸ء کے ایڈیشن صفحہ ۲۷ پر رقم طراز ہے " کہ اب یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رؤے زمین کے اوپر ہر پہاڑ میں ایک جڑ کا پایا جانا ضروری ہے جہاں تک زمینی پرت کے جمانے میں پہاڑوں کا کردار ہے تو زمیں کے ھائیڈرو اسٹیٹی توازن کے اصول سے اس کی تائید ہوتی ہے جیسا کہ امریکی جیولوجسٹ ڈیٹون (Dutton)نے ۱۸۸۹ء میں اس کا ذکر کیا ہے جو یہ ثابت کرتا ہےکہ پہاڑی بلندیاں اپنی بلندی کے اعتبار سے اسی مقدار میں زمین میں گھری ہوتی ہیں اور زمینی تختیوں کی حقیقت کی تائید۱۹۶۹ء میں ہوئی جس میں کہ واضح ہوا کہ پہاڑ زمینی پرت کی ہر تختی کا توازن بر قرار کھتے ہیں۔

سبب اعجاز:

ایسے وقت میں جب کہ انسان پہاڑوں کی حقیقت سے نا واقف تھا اور انیسویں صدی کے نصف تک نا واقف ھی رھا اس وقت قرآن کریم نے اس آیت کریمہ میں پورے جزم ویقین کے ساتھ وضاحت کی کہ پہاڑ شکل وصورت اور کام کے اعتبار سے بڑی میخوں کے مشابہ ھیں اور عصر حاضر مین اس دقیق تشبیہ کی سچائی بھی ثابت ھو گئی چونکہ میخ کا ظاھری حصہ زمین کے اوپر اور ایک حصہ زمین کی پرت کے اندر ھوتا ھے اور اس کا کام اپنے متعلقات کو جمائے رکھنا ھے اور اسی طرح سے پہاڑوں کا ایک حصہ روئے زمین کے اوپر ظاھر ھے ۔ اور دوسرا حصہ ظاھری بلندی کے اعتبار سے زمین کے اندر پوشیدہ ھے پہاڑوں کا کام زمین کی پرت کی تختیوں کو جمائے رکھنا اور ان کو نیچے طبقات کے رد فعل کے نتیجہ میں ملنے نہ دینا ھے اس سے یہ واضح طور پر پتہ چلتا ھے کہ قرآن اللہ کا کلام ھے جو پہاڑوں کو اور کائنات کو پیدا کرنے والا ھے اللہ تعالی نے سچ فرمایا:"ألا يعلم من خلق وهو اللطيف الخبير"(سورة الملك آية ١٤(

ترجمہ: اور کیا وہ جانے گا جس نے پیدا کیا ھے اور وہ باریک بیں (اور) پورا باخبر ھے۔